مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۷ تا ۱۰

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصہ مضامینِ قرآن

ساتواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝
وَاِذَا سَمِعُوْا مَآاُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا
مِنَ الْحَقِّ ج یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّافَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ۝

قرآنِ مجید کے ساتویں پارے میں سورۂ مائدہ کے آخری ۶ رکوع یعنی رکوع ۱۱ تا ۱۶ اور سورۂ انعام کے ابتدائی ۱۳ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۸۷ تا ۸۶

پیغمبروں نے کن لوگوں پر لعنت کی؟

سورۂ مائدہ کے گیارہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے والوں پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے لعنت کی۔ اُن کا جرم یہ تھا کہ وہ اللہ کی نافرمانی میں حد سے تجاوز کرتے تھے اور دوسروں کو بھی برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔ مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ یہودی اور مشرکین تم سے دشمنی میں بہت سخت ہیں۔ اِس کے برعکس عیسائی تم سے نرمی کا معاملہ رکھتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں ایسے خداترس لوگ ہیں جو تکبر نہیں کرتے۔ قرآن کی آیات سنتے ہیں تو رقت سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔ وہ پکار اٹھتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے۔ یہ حق ہے ہمارے رب کی طرف سے۔ اللہ نے ایسے سعادت مندوں کو جنت کی لازوال نعمتوں کی بشارت عطا فرمائی۔

رکوع ۱۲ ...... آیات ۸۷ تا ۹۳

شیطان کے گندے ترین کام

بارہویں رکوع میں عیسائیوں کو رہبانیت سے روکا گیا۔ اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ جس طرح حرام کو حلال کرنا درست نہیں، اِسی طرح اللہ کی حلال کردہ نعمتوں کو حرام کرنا بھی منع ہے۔ اِس رکوع

میں شراب اور جوئے کو شیطان کے گندے ترین کاموں میں شمار کیا گیا اور مسلمانوں کو اِن خباثتوں سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ۔البتہ وضاحت کی گئی کہ ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جنھوں نے شراب کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے شراب پی تھی ۔اب اگر وہ باز آ جائیں تو سابقہ عمل پر کوئی باز پرس نہ ہوگی ۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۹۴ تا ۱۰۰

کثرت، حق کا معیار نہیں!

تیرہویں رکوع میں وضاحت کی گئی کہ کثرت حق کا معیار نہیں ۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ (المائدہ:۱۰۰)

’’(اے نبیؐ) کہہ دیجیے کہ ناپاک اور پاک دونوں کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے، خواہ ناپاک شے کی کثرت تمھیں کتنی ہی متاثر کرے‘‘۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۰۱ تا ۱۰۸

بے مقصد سوالات مت کرو

چودھویں رکوع میں کثرت سے سوالات کرنے سے منع کیا گیا ۔بے مقصد اور فرضی قسم کے سوالات کرنا پسندیدہ روش نہیں ۔مزید فرمایا کہ کسی اور کی بے عملی کو اپنی بے عملی کا جواز نہیں بنایا جا سکتا ۔ ہر شخص اپنے عمل کا خود جواب دے گا ۔اُسے چاہیے کہ خود کو گناہوں سے بچائے اور دوسروں کی اصلاح کے لیے بھی حسبِ استطاعت کوشش کرتا رہے ۔

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۰۹ تا ۱۱۵

حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کا عجیب مطالبہ

پندرہویں رکوع میں حضرت عیسیٰؑ کو عطا کیے گئے معجزات کا بیان ہے اور اُن کے حواریوں کے ایک عجیب مطالبہ کا ذکر ہے ۔اُنھوں نے حضرت عیسیٰؑ سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ایک ایسا دسترخوان نازل فرمائے جس پر لذیذ کھانے چنے ہوئے ہوں ۔حواری اُن کھانوں کو کھا کر یقینِ قلبی حاصل کرلیں کہ واقعی عیسیٰؑ کی تمام تعلیمات سچی اور برحق ہیں ۔

اللہ نے فرمایا کہ میں ایسا کر دوں گا لیکن جس نے ایسا فرمائشی معجزہ دیکھنے کے باوجود کفر کیا تو اُسے ایسی سزا دوں گا جیسی سزا کسی اور کونہیں دی جائے گی۔

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۱۶ تا ۱۲۰

روزِ قیامت اللہ کا سوال اور حضرت عیسیٰ ؑ کا جواب

سولھویں رکوع میں قیامت کے روز ہونے والے ایک مکالمہ کا ذکر ہے۔ اللہ حضرت عیسیٰ ؑ سے پوچھے گا کہ کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنا لو۔ وہ کہیں گے کہ اے اللہ! اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو آپ کے علم میں ہوتا۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے جی میں کیا ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے جی میں کیا ہے؟ اگر آپ شرک کرنے والوں کو عذاب دیں تو یہ آپ کا اختیار ہے کیونکہ وہ آپ کے بندے ہیں۔ اگر آپ اُنہیں معاف فرما دیں تو تب بھی آپ زبردست اور حکمت والے ہیں۔ اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں سچوں کو سچ بولنے کا نقصان ہوتا رہا لیکن آج کے دن اُن کا سچ اُنہیں فائدہ دے گا۔ آج اُنہیں ہمیشہ کے لیے ایسے باغات میں داخل کر دیا جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی ہے عظیم کامیابی۔ اللہ ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ انعام

مشرکینِ مکہ پر اتمامِ حجت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

اللہ نے انسانوں کو رسول کیوں بنایا؟

پہلے رکوع میں مشرکینِ مکہ کو آگاہ کیا گیا کہ وہ حق کو جھٹلا چکے ہیں لہٰذا اب اُن پر اللہ کی طرف سے عذاب آ کر رہے گا۔ اِس رکوع میں قریش کے اِس اعتراض کا جواب بھی دیا گیا کہ اللہ نے کسی فرشتے کو رسول بنا کر کیوں نہ بھیجا؟ فرمایا گیا کہ اگر اللہ فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتا تو اُسے بھی انسانی صورت میں بھیجتا کیونکہ انسانوں کے لیے نمونہ انسان ہی بن سکتا ہے۔ مشرکین کو پھر بھی وہی شبہ لاحق ہوتا جس میں وہ اِس وقت مبتلا ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۲۰

امتِ مسلمہ کی شرک سے حفاظت

دوسرے رکوع میں اللہ کی بڑائی کو اِس طرح بیان کیا گیا:

وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ؕ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ بِخَیۡرٍ فَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿﴾ (الانعام:۱۷)

''اور (اے نبیؐ!) اگر اللہ آپ ﷺ کو دے کوئی تکلیف تو اُسے اللہ کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپ ﷺ کو عطا کرے کوئی بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ عظیم ترین رسول ہونے کے باوجود اللہ کے بندے اور اُس کے سامنے عاجز ہیں۔ وہ عبد ہیں معبود نہیں۔ اگر ایسی آیات قرآن میں نہ ہوتیں تو ہم بھی آپ ﷺ کو خدائی میں شریک کر دیتے جیسے یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ یہ ظلم کیا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جتنی محبت ہمیں آپ ﷺ سے ہے، اتنی محبت کسی اُمت کو اپنے نبی سے نہ تھی۔ اِسی رکوع میں نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے ثبوت کے طور پر بیان کیا گیا کہ یہودی تورات میں بیان شدہ نشانیوں کی وجہ سے آپ ﷺ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے سگے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۳۰

حق کو جھٹلانے کی سزا مل کر رہے گی

تیسرے رکوع میں بتایا گیا کہ سردارانِ قریش بظاہر تو غور سے نبی اکرم ﷺ سے قرآن کا بیان سنتے ہیں لیکن بعد میں کہتے ہیں کہ یہ تو محض گزشتہ قوموں کی داستانوں کا بیان ہے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں کہ اصل زندگی بس دنیا ہی کی ہے اور اِس کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ کاش وہ تصور کریں جب روزِ قیامت اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اللہ پوچھے گا کہ کیا آخرت کی یہ زندگی حق ہے یا نہیں؟ وہ کہیں گے کہ بالکل حق ہے لیکن اُس وقت حق کو مان لینا فائدہ مند نہ ہوگا۔ اُنہیں حق کو جھٹلانے کی سزا مل کر رہے گی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۳۱ تا ۴۱

معجزہ دکھانے کا مطالبہ

چوتھے رکوع میں ایک نازک مضمون کا بیان ہے۔ مشرکینِ مکہ نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو ہماری فرمائش کے مطابق معجزہ دکھایئے۔ آپ ﷺ اللہ سے دعا کرتے کہ اِن کی خواہش کے مطابق معجزہ دکھا دیا جائے، شاید وہ ایمان لے آئیں۔ اللہ نے سختی سے فرمایا کہ ایسا نہیں کیا جائے گا۔ آج تک کوئی قوم معجزہ دیکھ کر ایمان نہیں لائی۔ جو قوم فرمائشی معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے تو وہ عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ معجزہ دکھانا قوم کے لیے نازک معاملہ ہے۔ آپ ﷺ اِس صورتِ حال میں شدید اذیت سے دوچار تھے۔ مشرکین معجزہ نہ دکھانے پر آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے اور اللہ سختی سے معجزہ دکھانے سے انکار فرما رہا تھا۔ اللہ نے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ کائنات میں ہر مخلوق کا ایک منظّم گروہ کی صورت میں ساتھ رہنا بھی معجزہ ہے۔ اللہ کی بے شمار قدرتیں معجزات ہیں جو کائنات میں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ مشرکین اُنہیں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لا رہے۔ وہ تو محض اپنے کفر کا جواز پیش کرنے کے لیے فرمائشی معجزات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فرمائشی معجزہ دکھا دیا جائے وہ تب بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ عنقریب وہ اپنے کفر کا برا انجام دیکھ لیں گے۔

رکوع ۵ ...... آیات ۴۲ تا ۵۰

اللہ کی عطا کردہ ہدایت سے رُخ پھیرنے والا اندھا ہے

پانچویں رکوع میں اللہ کی اِس سنت کا بیان ہے کہ اُس نے جب بھی کسی قوم میں رسولؑ بھیجا تو قوم پر ساتھ ہی کوئی آفت بھی نازل کی تاکہ لوگوں کے دلوں میں خدا خوفی اور رقت پیدا ہو۔ وہ رسولؑ کی دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ بدقسمتی سے قوموں نے آفات سے سبق حاصل نہ کیا۔ شیطان نے اُن کے برے اعمال کو مزین کر دیا۔ آخر کار اللہ نے بڑے عذاب کے ذریعہ ایسی قوموں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ رکوع کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کا کافروں سے عاجزانہ خطاب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میرے اختیار میں اللہ کے

خزانے ہیں یا میں غیب کی خبروں سے واقف ہوں۔ نہ ہی میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ پھر تم کیوں مجھ سے معجزات طلب کر رہے ہو؟ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اُس کی دی ہوئی ہدایت کی پیروی کرتا ہوں۔ اللہ کی عطا کردہ ہدایت کی پیروی کرنے والا بینا اور اُس سے رُخ پھیرنے والا اندھا ہے۔ کیا بینا اور نابینا برابر ہوسکتے ہیں؟

رکوع ۶ ...... آیات ۵۱ تا ۵۵

اللہ کن پر مہربان ہے؟

چھٹے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ سردارانِ قریش کے اِس مطالبہ کو رد کردیں کہ آپ ﷺ اپنے پاس سے اُن لوگوں کو دور کردیجیے جو ہمارے غلام ہیں یا پیشہ کے اعتبار سے کم تر درجے کا کام کرنے والے ہیں۔ اللہ کے نزدیک اِن غلاموں اور محنت کرنے والے مومنوں کی بڑی قدر ہے۔ وہ دن رات اللہ کو پکارتے ہیں اور اُس کی رضا کے طلب گار ہیں۔ ایسے لوگ تو اِس قابل ہیں کہ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ اُنہیں سلامتی کی دعائیں دیں اور بشارت دیں کہ اللہ تمہارے حق میں بڑا غفور اور رحیم ہے۔ اگر تم نے نادانی سے کوئی گناہ کیا اور اُس پر توبہ کی تو اللہ اپنے لطف و کرم سے تمہیں معاف فرمادے گا۔

رکوع ۷ ...... آیات ۵۶ تا ۶۰

باطل کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہوسکتا

ساتویں رکوع میں سردارانِ قریش کے اِس مطالبہ کو مسترد کرنے کا حکم ہے جس کے تحت وہ نبی اکرم ﷺ کو ایک سمجھوتے اور مفاہمت کی دعوت دے رہے تھے۔ وہ مفاہمت یہ تھی کہ آپ ﷺ ایک سال تک ہمارے بتوں کی عبادت کریں۔ پھر ہم ایک سال تک آپ ﷺ کے معبودِ واحد کی عبادت کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ مفاہمت کی اِس پیش کش کو سختی سے رد کردیں۔

باطل دوئی پسند ہے، حق لا شریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

رکوع کے آخر میں بیان کیا گیا کہ غیب کا کل علم صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اُسے خشکی وسمندر کی ہر شے کا علم ہے۔ کوئی پتہ درخت سے نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

رکوع ۸ ...... آیات ۶۱ تا ۷۰

اللہ کے عذاب کی تین صورتیں

آٹھویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نافرمان قوموں پر اللہ کے عذاب کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ اللہ آسمان سے کوئی آفت نازل کر دیتا ہے جیسے طوفانی بارشیں۔ دوسری یہ کہ زمین سے کوئی تباہی آجاتی ہے جیسے زلزلہ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کو گروہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ٹکرا دیتا ہے۔ آج ہمیں عذاب کی اِن تینوں صورتوں کا سامنا ہے۔ اللہ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اِس رکوع میں مزید حکم دیا گیا کہ اگر کسی محفل میں اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا جا رہا ہو یا شعائرِ دینی کی توہین کی جا رہی ہو تو غیرتِ دینی کا ثبوت دو اور وہاں سے فوراً اٹھ جاؤ۔

رکوع ۹ ...... آیات ۷۱ تا ۸۳

ڈوبنے والے معبود نہیں ہو سکتے

نویں رکوع میں اُس تدبیر کا ذکر ہے جس کے ذریعہ حضرت ابراہیمؑ نے ستارہ پرستوں، چاند پرستوں اور سورج پرستوں کو توحید کی پہچان کروانے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے ستارہ دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے۔ جب وہ ڈوب گیا تو کہا جو خود ڈوب گیا وہ مجھے کیا عروج دے گا۔ جب چاند کو دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے۔ جب چاند بھی ڈوب گیا تو فرمایا جب تک میرا رب مجھے ہدایت نہ دے میں صحیح معبود کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔ جب سورج کو دیکھا تو کہا کہ ہاں یہ میرا رب ہے، یہ سب سے بڑا ہے۔ جب سورج بھی ڈوب گیا تو اعلان کیا کہ میں اعلان برأت کرتا ہوں ستاروں، چانداور سورج کو معبود ماننے سے۔ میں اپنا رخ کرتا ہوں اُس ہستی کی طرف جو ستاروں، چاند اور سورج کو بنانے والی ہے۔

رکوع ۱۰ ...... آیات ۸۴ تا ۹۱

نبی ہمیشہ عقیدہ ٔ توحید پر ہوتا ہے

دسویں رکوع میں واضح کیا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ پر کوئی ایسا دور نہیں گزرا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو رب مان رہے ہوں۔ یہ تو ایک دلیل تھی جو اللہ نے حضرت ابرہیمؑ کو سکھائی تھی تا کہ وہ اپنی قوم کو عقیدہ ٔ توحید تک پہنچا دیں اور شرک کی گمراہی اُن پر واضح کر دیں۔ اِس رکوع میں کئی انبیاءؑ کے تذکرہ کے بعد فرمایا کہ اگر وہ بھی شرک کرتے تو اللہ اُنہیں اُن کی نیکیوں کے اَجر سے محروم کر دیتا۔ نبی اکرم ﷺ کو بشارت دی گئی کہ اگر مکہ والے آپ ﷺ کی دعوت کی ناقدری کر رہے ہیں تو اللہ نے ایک اور قوم کے لیے طے کر دیا ہے کہ وہ قرآن کی ناقدری نہیں کرے گی۔ یہ دراصل اہلِ مدینہ کی خوش نصیبی کی طرف اشارہ ہے۔

رکوع ۱۱ ...... آیات ۹۲ تا ۹۵

جھوٹ بولنے والوں کا برا انجام

گیارہویں رکوع میں یہود کے ایک جھوٹ کا تذکرہ ہے۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے دشمنی کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اللہ نے آج تک کوئی کتاب نازل نہیں کی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جو حضرت موسیٰؑ لے کر آئے تھے۔ پہلے وہ کتاب ہدایت تھی اور اب قرآن ہدایت ہے۔ عنقریب جھوٹ بولنے والوں پر موت کی سختی آئے گی اور موت دینے والے فرشتے کہیں گے کہ آج تم اپنی غلط بیانی اور تکبر کی پاداش میں بھون دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔

رکوع ۱۲ ...... آیات ۹۶ تا ۱۰۱

اللہ کی بے مثال نعمتیں اور قدرتیں

بارہویں رکوع میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے۔ اللہ ہی ہے جو بیج اور دانے کو پھاڑ کر اُس میں سے پودے اور درخت نکالتا ہے۔ مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرتا ہے۔ اُسی نے آسمان، سورج، چاند اور ستارے بنائے۔ انسان کو تخلیق کیا اور اُس کی جملہ ضروریات کا انتظام کیا۔ بارش برسائی اور اُس سے طرح طرح کی نباتات، سبزیاں اور پھل پیدا کیے۔ بلاشبہ اِن

قدرتوں میں ایمان لانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔لوگوں کی بے انصافی یہ ہے کہ اُنہوں نے جنات کو اللہ کا شریک ٹھہرادیا، حالانکہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ بلاشبہ اللہ ہر شرک سے پاک ہے۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۱۰۲ تا ۱۱۱

مشرکین کے معبودوں کی توہین نہ کرو

تیرہویں رکوع میں توحیدِ باری تعالیٰ کا بیان اور شرک کی نفی ہے۔فرمایا کہ اللہ کا بیٹا کیوں کر ہوسکتا ہے جبکہ اُس کی بیوی ہی نہیں ۔ واضح دلائل آچکے ہیں لیکن اِس کے باوجود لوگ شرک کر رہے ہیں۔اہلِ ایمان کو منع کیا گیا کہ وہ مشرکین کے معبودوں کی توہین نہ کریں ورنہ وہ ضد میں اللہ کی توہین کریں گے۔مشرکین یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ اُن کی فرمائش کے مطابق معجزہ دکھانے پر وہ ایمان لے آئیں گے۔حقیقت یہ ہے کہ وہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں گے۔اللہ ایسے لوگوں کے دلوں اور نگاہوں پر مہر کر دیتا ہے جن کے سامنے پہلی بار حق آئے اور وہ اُسے جان بوجھ کر جھٹلا دیں۔اللہ ہمیں ایسی محرومی سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آٹھواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞
وَلَوۡ اَنَّنَا نَزَّلۡنَاۤ اِلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ وَکَلَّمَہُمُ الۡمَوۡتٰی وَحَشَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ کُلَّ شَیۡءٍ قُبُلًا مَّا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ یَجۡہَلُوۡنَ ۞

قرآنِ حکیم کے آٹھویں پارے میں سورۂ انعام کے آخری ۷ رکوع یعنی رکوع ۱۴ تا ۲۰ اور سورۂ اعراف کے ابتدائی ۱۰ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۱۲ تا ۱۲۲

اکثریت کی پیروی گمراہ کردے گی

چودھویں رکوع میں فرمایا کہ اگر مشرکینِ مکہ پر فرشتوں کا نزول ہو، مردے زندہ ہو کر اُن سے کلام کریں یا کوئی بھی معجزہ اُنہیں دکھا دیا جائے، وہ ایمان نہیں لائیں گے ۔ اصل میں یہ

شیاطین ہیں جو اُنہیں ملمع کی ہوئی باتیں دھوکا دینے کے لیے سِجھاتے ہیں۔ اِن خوش نما باتوں سے وہی متاثر ہوتے ہیں جو آخرت کی جواب دہی پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ نے نبی ﷺ پر ایک عادلانہ شریعت نازل کی ہے۔ درست روش یہ ہے کہ شریعت کی پیروی کی جائے اور اکثریت کی بات نہ مانی جائے کیونکہ اکثریت تو خواہشات کی پیروی کرتی ہے۔ برائی اور بے حیائی کی ہر صورت کو چھوڑ دیا جائے اور اللہ کے احکامات پر عمل کو زندگی میں لازم کرلیا جائے۔

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۲۳ تا ۱۳۰

خوش قسمت انسان

پندرہویں رکوع میں اُس انسان کی خوش قسمتی بیان کی گئی جو غفلت میں پڑ کر گویا مردہ تھا۔ اللہ نے اُسے بیدار کیا، عمل کی توفیق دی اور قرآن کا علم دیا جس سے وہ دوسروں کو بھی بیدار کر رہا ہے۔ اللہ ہمیں بھی ایسی سعادت عطا فرمائے۔ آمین! آگاہ کیا گیا کہ ہر بستی میں حق کے اوّلین مخالفین بستی کے سردار ہوتے ہیں۔ تکبر کی وجہ سے اُن کا سر حق کے سامنے نہیں جھکتا۔ اللہ جسے ہدایت دیتا ہے اُس کا سینہ حق کی قبولیت کے لیے کھول دیتا ہے۔ اُسے اللہ کا ہر حکم ایک خیر محسوس ہوتا ہے۔ اِس کے برعکس جو شخص ہدایت کی نعمت سے محروم ہوتا ہے وہ اللہ کے ہر حکم کو ایک بوجھ سمجھتا ہے۔

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۳۱ تا ۱۴۱

مذہبی پیشواؤں کے من چاہے فیصلے

سولہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ جنات اور انسانوں سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میرے احکامات سکھاتے تھے اور آخرت کی جواب دہی کے حوالے سے خبردار کرتے تھے؟ وہ اعتراف کریں گے کہ ایسا ہوا تھا لیکن ہمیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ مشرکین کے پنڈت کھیتیوں اور جانوروں میں سے کچھ اللہ کے نام کرتے ہیں اور کچھ بتوں کے نام۔ باطل معبودوں کی خوشنودی کے لیے لوگوں کو اپنی اولاد قربان کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جانوروں کے بارے میں طے کرتے ہیں کہ اُن میں سے کس کا گوشت حلال ہے اور کس کا ممنوع۔ کس جانور پر سواری کی جا سکتی ہے اور کس پر نہیں۔ وہ فیصلے خود کرتے ہیں لیکن اُنہیں منسوب اللہ کی طرف کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ جھوٹے اور گمراہ ہیں۔

رکوع ۱۷ ...... آیات ۱۴۲ تا ۱۴۵

خوراک کے حوالے سے اللہ کی نعمتیں

سترہویں رکوع میں خوراک کے حوالے سے اللہ کی نعمتوں کا ذکر ہے۔ اللہ نے ایسے باغات پیدا کیے جن میں درخت اپنے سہارے کھڑے ہوتے ہیں اور ایسے بھی جن میں بیلوں کو چھتریوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ پھلوں اور کھیتیوں کے مختلف ذائقے پیدا کیے۔ اِن نعمتوں کو کھاؤ اور اللہ کا حق یعنی عشر اُسی روز دو، جس روز پھل اُتارو یا کھیتی کاٹو۔ اسراف نہ کرو، اللہ کو اسراف کرنے والے پسند نہیں۔ اللہ نے حلال جانورں میں بار بردار بھی پیدا کئے اور ایسے جانور بھی جو بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اُن میں سے بھی کھاؤ اور اللہ کا شکرادا کرو۔ بلا دلیل اُن میں سے کسی کو بھی حرام نہ قرار دو۔

رکوع ۱۸ ...... آیات ۱۴۶ تا ۱۵۱

اللہ کا اذن ہر کام میں ہے لیکن رضا صرف نیکی میں

اٹھارہویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ یہود پر اُن کی شرارتوں کی وجہ سے بعض حلال اشیاء حرام کر دی گئیں۔ مشرکین کا قول بیان کیا گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم نہ شرک کرتے اور نہ ہی خود سے کسی شے کو حرام قرار دے سکتے۔ جواب دیا گیا کہ اللہ نے انسان کو نیکی اور برائی کرنے کا اختیار دیا ہے۔ ہر نیکی یا برائی کا اذن وہی دیتا ہے۔ البتہ برے کام میں اُس کا اذن ہوتا ہے رضا نہیں۔ دلیل دو کہ اللہ نے کہاں تمہیں حکم دیا ہے کہ شرک کرو۔ ہاں شرک کی ممانعت کے حوالے سے بارہا حکم دیا گیا ہے۔

رکوع ۱۹ ...... آیات ۱۵۲ تا ۱۵۵

اسلام کی معاشرتی تعلیمات

انیسویں رکوع میں اسلام کی معاشرتی تعلیمات کا بیان ہے۔ ہدایت دی گئی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، مفلسی کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو، ظاہری اور پوشیدہ ہر بے حیائی سے بچو، کسی انسان کو ناحق قتل نہ کرو، یتیم کے مال کی حفاظت کرو، ناپ تول میں کمی نہ کرو، ہمیشہ عدل کی بات کرو، وعدے پورے کرو اور قرآنِ حکیم کو پیروی کی نیت سے سمجھ کر

پڑھو۔ یہ ہے قرآن پر عمل کا راستہ، اِس کے سوا کسی اور راہ کو مت اختیار کرو۔ اللہ ہمارے لیے اِن ہدایات پر عمل آسان فرمادے۔ آمین!

رکوع ۲۰ ...... آیات ۱۵۶ تا ۱۶۶

سیدھا راستہ کیا ہے؟

بیسویں رکوع میں صراطِ مستقیم کی وضاحت ہے۔ صراطِ مستقیم ہے خالص دین پر عمل کرنا یعنی ہر معاملہ میں یکسو ہوکر اللہ کی اطاعت کرنا۔ اِس کی عملی مثال ہے حضرت ابراہیمؑ کی حیاتِ مبارکہ جنہوں نے ہر محبت کو اللہ کی محبت کے سامنے قربان کر دیا۔ گویا سیدھے راستے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اِس بات کا ثبوت پیش کریں کہ

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴿﴾ (الانعام: ۱۶۲)

''بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اُس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے''۔

اللہ نے ہمیں زمین میں اختیار دیا ہے اور اسی میں ہمارا امتحان ہے۔ اللہ کی بندگی کریں گے تو اُس کی شانِ رحیمی وغفاری کے مستحق ٹھہریں گے۔ اگر اللہ کی نافرمانی کریں گے تو اُس کے شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ اپنے لیے اچھے یا برے انجام کی راہ اختیار کرنا، ہمارے اختیار میں ہے۔ اللہ ہمیں صراطِ مستقیم اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ اعراف

تاریخِ انسانی کا بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۱۰

روزِ قیامت فیصلہ نیک اعمال کے وزن پر ہوگا

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے کئی قوموں کو اُن کے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کیا۔ جب تباہی آئی تو وہ اعتراف کرنے لگے کہ ہم ہی ظالم تھے۔ یہ تو دنیوی بربادی تھی، اصل عذاب روزِ قیامت ملے گا۔ اُس روز فیصلہ کن شے نیک اعمال کا وزن ہوگا۔ جن کی نیکیاں زیادہ ہوئیں

وہ کامیاب ہوں گے۔ جن کے نیک اعمال کم ہوں گے وہ دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

رکوع ۲...... آیات ۱۱ تا ۲۵

ابلیسیت اور آدمیت میں فرق

دوسرے رکوع میں قصہ آدم وابلیس بیان ہوا۔ واضح کیا گیا کہ ابلیسیت اور آدمیت میں کیا فرق ہے۔ ابلیس نے تکبر کیا اور حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکمِ الٰہی توڑ دیا۔ اپنے جرم پر کسی ندامت کا اظہار نہ کیا بلکہ جرم کے حوالے سے اللہ کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ اِس کے برعکس حضرت آدمؑ کو اللہ نے بڑائی عطا کی۔ اُنہوں نے خود سے نہیں بلکہ ابلیس کے بہکاوے میں آ کر خطا کی۔ جیسے ہی خطا کا احساس ہوا تو اظہارِ ندامت کیا اور خطا کا ذمہ دار خود کو ٹھہراتے ہوئے اللہ سے یوں بخشش مانگی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتة وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

”اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں بخش نہ دیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم تو ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والے“۔ (الاعراف:۲۳)

اللہ ہمیں آدمیت کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۳...... آیات ۲۶ تا ۳۱

لباس میں تقویٰ کا اہتمام کرو

تیسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے انسان کو ایسا لباس دیا ہے جو اُس کی ستر پوشی کرتا ہے اور اُس کے لیے زیب وزینت بھی بنتا ہے۔ شیطان اور اُس کا ٹولہ چاہتا ہے کہ انسان کو بے حیا اور عریاں کر دے۔ اللہ چاہتا ہے کہ انسان لباس میں تقویٰ کا اہتمام کرے یعنی مکمل ساتر لباس پہنے جس میں اسراف یا اظہارِ تکبر نہ ہو۔ اللہ ہر طرح کی بے حیائی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

رکوع ۴...... آیات ۳۲ تا ۳۹

غیر تربیت یافتہ اولاد کی ماں باپ کے خلاف بددعا

چوتھے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے جو بھی پاکیزہ رزق اور زیب وزینت کی اشیاء بنائی ہیں وہ ہرگز حرام نہیں ہیں۔ حکم یہ ہے کہ اُنہیں حلال طریقہ سے حاصل کیا جائے اور اُن سے

شریعت کے مطابق استفادہ کیا جائے۔ اِس رکوع میں خبردار کیا گیا کہ اگر اولاد کی صحیح دینی تربیت نہ کی تو وہ اولاد جہنم میں جانے کے بعد اللہ سے بددعا کرے گی کہ ہمارے ماں باپ کو دگنا عذاب دیا جائے۔ اُن کی وجہ سے ہمیں یہ بربادی دیکھنی پڑی۔ اللہ فرمائے گا تم سب کے لیے دگنا عذاب ہے، اِس لیے کہ تم نے بھی اپنی اولاد کی دینی تربیت نہیں کی تھی۔ اللہ ہمیں اپنی اولاد کو دین کی راہ کی طرف مائل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۵...... آیات ۴۰ تا ۴۷

جنت تمہارے اعمال کا بدلہ ہے

پانچویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ جو تکبر کی وجہ سے اللہ کی تعلیمات کو جھٹلاتے ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے۔ اِس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے وہ جنت میں اللہ کی حمد اِس طرح کریں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ

’’کل شکر اللہ کے لیے جس نے ہمیں اس جنت تک پہنچنے کی ہدایت دی۔ ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہی ہمیں ہدایت نہ دیتا‘‘۔

اللہ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ جنت دراصل تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ اِسی رکوع میں اصحابِ اعراف کا ذکر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر تھیں۔ نہ جنت میں داخل کیے گئے اور نہ جہنم میں گرائے گئے۔ وہ دعا کریں گے کہ اے اللہ ہمیں جہنم سے محفوظ فرما اور جنت میں داخل فرما۔

رکوع ۶...... آیات ۴۸ تا ۵۳

آخرت کی تیاری سے غافل نہ ہو

چھٹے رکوع میں بیان کیا گیا کہ اصحابِ اعراف کی دعا قبول کی جائے گی اور وہ جنت میں داخل کردیے جائیں گے۔ اِسی رکوع میں اُن لوگوں کی مذمت کی گئی جنہوں نے کھیل تماشے کو ہی اپنا دین بنالیا۔ وہ آخرت کی تیاری کے لیے کبھی سنجیدہ ہوئے ہی نہیں۔ اب روزِ قیامت برے

انجام کو دیکھ کر اپنی غفلت پر افسوس کریں گے لیکن اب اِس افسوس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

رکوع ۷...... آیات ۵۴ تا ۵۸

دعا کے آداب

ساتویں رکوع میں تلقین کی گئی کہ دعا صرف اپنے حقیقی رب یعنی اللہ سے کرو۔ دعا کے آداب یہ ہیں کہ یہ تنہائی میں اور گڑگڑا کر مانگی جائے۔ دعا کرتے ہوئے اللہ سے اچھی امیدیں بھی ہوں اور اُس کا خوف بھی طاری ہو۔ دعا میں زیادتی نہ کی جائے یعنی چلا چلا کر نہ مانگا جائے اور نہ ہی ایسی دعا کی جائے جس سے کسی اور کا نقصان ہو۔ اللہ سے بھلائی کا سوال کیا جائے۔ زمین میں فساد نہ کیا جائے یعنی اللہ کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اگر ہم اللہ کا حکم پورا نہیں کریں گے تو اللہ بھی ہماری دعا پوری نہ کرے گا۔

رکوع ۸...... آیات ۵۹ تا ۶۴

قومِ نوحؑ کی روش اور انجام

آٹھویں رکوع میں حضرت نوحؑ کا واقعہ بیان ہوا۔ اُنہوں نے قوم کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔ قوم کے سرداروں نے اُن کی دعوت کو جھٹلایا اور حضرت نوحؑ پر گمراہ ہونے کا بہتان لگایا۔ اللہ نے حضرت نوحؑ اور اہلِ ایمان کو بچالیا اور جھٹلانے والوں کو ایک طوفان کے ذریعہ ہلاک کردیا۔

رکوع ۹...... آیات ۶۵ تا ۷۲

قومِ ہودؑ کی بربادی

نویں رکوع میں حضرت ہودؑ کی داستان بیان ہوئی۔ سردارانِ قوم نے اُن کی دعوتِ توحید کو جھٹلایا اور اُنہیں جھوٹا اور احمق قرار دینے کی گستاخی کی۔ اللہ نے اُن بدبختوں کو برباد کردیا اور اپنی رحمت سے حضرت ہودؑ اور اہلِ ایمان کو بچالیا۔

رکوع ۱۰...... آیات ۷۳ تا ۸۴

قومِ صالحؑ اور قومِ لوطؑ کا انجام

دسویں رکوع میں حضرت صالحؑ اور حضرت لوطؑ کی اپنی قوموں کے ساتھ کش مکش کا ذکر

ہے۔حضرتِ صالحؑ نے اپنی قوم کواللہ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دی اور نشانی کے طور پر اللہ کے حکم سے ایک زندہ اونٹنی پہاڑ سے برآمد کردی۔قوم کے متکبر سرداروں نے نہ صرف اُن کی تعلیمات کوجھٹلایا بلکہ اہلِ ایمان کوبھی نیکی کی راہ اختیار کرنے سے روکا۔پھرمعجزہ کے ذریعہ برآمد ہونے والی اونٹنی کو ماردیا۔اللہ نے زلزلہ کے ذریعہ قوم کوتہس نہس کردیا۔حضرت لوطؑ نے قوم کو ہم جنس پرستی کی خباثت سے روکنے کی کوشش کی۔قوم نے حضرت لوطؑ کوبستی سے نکالنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔اللہ نے پتھروں کی بارش کے ذریعہ اُس بےحیا قوم کا کام تمام کردیا۔

نواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کَارِہِیْنَ ۝

نویں پارے میں سورۃ الاعراف کے آخری ۱۴ رکوع یعنی رکوع ۱۱ تا ۲۴ اور سورۂ انفال کے ابتدائی ۴ رکوع شامل ہیں۔

رکوع۱۱ ...... آیات ۸۵ تا ۹۳

قومِ شعیبؑ کی سرکشی اورانجام

سورۃ الاعراف کے گیارہویں رکوع میں قومِ شعیبؑ کا ذکر کیا ہے۔حضرت شعیبؑ نے قوم کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔اُن کی قوم ناپ اورتول میں کمی کرتی تھی،تجارتی قافلوں کولوٹتی تھی اور دوسروں کوحق کی راہ پرآنے سے روکتی تھی۔حضرت شعیبؑ نے اُسے اِن جرائم سے باز آنے کی تلقین کی۔قوم نے اُن کی بات ماننے کے بجائے دھمکی دی کہ اے شعیب! ہم تمہیں اورتمہارے ماننے والوں کواپنی بستی سے نکال دیں گے۔اگرچاہتے ہو کہ ہمارے ساتھ رہو تو دوبارہ اپنے آباءواجداد کے عقائد کواختیار کرلو۔حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہا اللہ نے ہمیں حق کی راہ دکھادی ہے۔ہم ہرگز اِس راہ کونہیں چھوڑیں گے۔جب اُن کی قوم حد سے تجاوز کرنے

لگی تو پھر اللہ کی طرف سے سزا آئی اور پوری قوم زلزلے کی آفت سے ہلاک اور برباد ہوگئی۔

رکوع ۱۲...... آیات ۹۴ تا ۹۹

اللہ چھوٹے عذاب کیوں بھیجتا ہے؟

بارہویں رکوع میں یہ بات بیان فرمائی گئی کہ اللہ نے قوموں کو ہلاک کرنے سے پہلے اُن کی طرف چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجے تاکہ اُن کے دلوں میں رقت پیدا ہو اور وہ نبیؑ کی دعوت کی طرف متوجہ ہوں۔ بدقسمتی سے اُن قوموں نے اُن چھوٹی چھوٹی آفات سے سبق نہیں سیکھا اور اپنی اصلاح نہیں کی۔ آخر کار وہ ہلاکت سے دوچار ہوئیں۔ اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا۔ اگر وہ قومیں ہدایت کے راستے پر آجاتیں تو اللہ اُن پر زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتا۔

رکوع ۱۳ ...... آیات ۱۰۰ تا ۱۰۸

سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرو

تیرہویں رکوع میں زمین پر بسنے والوں کو سابقہ اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔ جو قوم بھی اللہ کی نافرمانی میں حد سے تجاوز کرتی ہے تو اللہ اُسے ہلاک کر کے نشانِ عبرت بنا دیتا ہے۔ اللہ ہمیں نافرمانی کی روش سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!
اِسی رکوع سے حضرت موسیٰؑ کے تفصیلی واقعہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اُنہوں نے فرعون کے سامنے اپنی رسالت کا اعلان کیا۔ معجزات دکھا کر رسالت کی سچائی کا ثبوت دیا۔ اُس سے مطالبہ کیا کہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دے اور مصر سے جانے کی اجازت دے۔

رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۰۹ تا ۱۲۶

حق کا غلبہ اور باطل کی رسوائی

چودھویں رکوع میں حضرت موسیٰؑ اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کا ذکر ہے۔ فرعون اور اُس کے سرداروں نے حضرت موسیٰؑ کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دیا اور طے کیا کہ ہم جادو کا مقابلہ جادو کے ذریعہ کریں گے۔ مختلف علاقوں سے ماہر جادوگروں کو بلایا گیا اور حضرت موسیٰؑ کے ساتھ اُن کا مقابلہ کرایا گیا۔ جادوگروں نے مقابلہ کے دوران اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں اور

لوگوں کی نگاہوں پر ایسا جادو کیا کہ اُنہیں لاٹھیاں اور رسیاں رینگتے ہوئے سانپ محسوس ہوئے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے عصا پھینکا۔ عصا حقیقی اژدھا بن گیا اور جادوگروں کی لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل گیا۔ جادوگر سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ جادو کے فن کی انتہا (Limit) سے واقف تھے۔ اُن پر حق واضح ہوگیا اور وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے۔ اُنہوں نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے رب پر ایمان لانے کا اعلان کیا۔ فرعون نے اُنہیں ایمان لانے کی صورت میں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے اور صلیب پر لٹکانے کی دھمکی دی۔ جادوگروں نے کہا کہ اب ہم حق سے نہیں پلٹ سکتے۔ اُنہوں نے اللہ سے صبر و استقامت کی توفیق مانگی۔

رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۲۷ تا ۱۲۹

فرعون کا ظالمانہ فیصلہ

اِس رکوع میں فرعون کے ایک ظالمانہ فیصلہ کا ذکر ہے۔ اُس نے اعلان کیا کہ بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کیا جائے گا اور عورتوں کو زندہ رکھا جائے گا تاکہ اُن سے خدمت لی جا سکے۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ عنقریب وہ فرعون کو ہلاک کر دے گا اور تمہیں زمین کا وارث بنا دے گا اور دیکھے گا کہ تم اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہو یا نہیں۔

رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۳۰ تا ۱۴۱

بنی اسرائیل کی ناشکری

سولہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے آلِ فرعون پر کئی آفات بھیجیں تاکہ وہ گڑگڑائیں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔ افسوس ایسا نہیں ہوا اور اُن کی سرکشی بڑھتی چلی گئی۔ آخر کار اللہ نے اُنہیں سمندر میں غرق کرکے تباہ کر دیا۔ فرعون کے چنگل سے آزاد ہونے کے بعد بنی اسرائیل کا گزر ایک ایسی بستی سے ہوا جہاں لوگ بتوں کی پوجا کر رہے تھے۔ اُنہوں نے حضرت موسیٰؑ سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی ایسا ہی معبود بنا دیجیے۔ حضرت موسیٰؑ نے اُنہیں ڈانٹا اور اُن کی ناشکری پر لعن طعن کی۔ اُنہیں یاد دلایا کہ اللہ نے تم پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ تمہیں فرعون جیسے ظالم بادشاہ سے نجات دی لیکن افسوس! تم فوراً ہی احسان فراموشی کرکے کیسی ناشکری کر رہے ہو!

رکوع ۱۷ ...... آیات ۱۴۲ تا ۱۴۷

حضرت موسیٰؑ کے لیے بہت بڑا اعزاز

سترہویں رکوع میں اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کو شرفِ ہم کلامی عطا ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے دورانِ ہم کلامی اللہ سے درخواست کی کہ مجھے اپنا جلوہ دکھایئے۔ اللہ نے فرمایا لَنْ تَرٰنِیْ...... تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ ہاں اُس پہاڑ کو دیکھو۔ اگر پہاڑ نے میری تجلّی کا بوجھ برداشت کرلیا تو پھر تم مجھے دیکھ سکو گے۔ جیسے ہی اللہ نے پہاڑ پر تجلّی ڈالی تو وہ ریزہ ریزہ ہوگیا اور حضرت موسیٰؑ اِس منظر کو دیکھ کر بے ہوش ہوگئے۔ جب اُنہیں ہوش آیا تو پکار اُٹھے کہ اے اللہ! تو پاک ہے اِس سے کہ کوئی تجھے اِس دنیا میں دیکھ سکے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور سب سے پہلے تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ اللہ نے اُنہیں تحریری صورت میں تورات عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اِس کی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنی قوم کو بھی اِن تعلیمات پر عمل کی تلقین کریں۔

رکوع ۱۸ ...... آیات ۱۴۸ تا ۱۵۱

بنی اسرائیل کا بچھڑے کی مورت کو معبود بنا لینا

اٹھارہویں رکوع میں بتایا گیا کہ جب حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر اللہ سے ہم کلام ہونے کے لیے گئے تو اُن کی غیر موجودگی میں قوم کی بڑی تعداد نے بچھڑے کی ایک مورت کو معبود بنا کر اُس کی پوجا شروع کردی۔ حالانکہ وہ مورت نہ اُن کی پکار کا جواب دے سکتی تھی اور نہ ہی اُنہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتی تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے آکر قوم کو ڈانٹا اور اپنے بھائی ہارونؑ سے شکوہ کیا کہ تم نے اُنہیں شرک سے کیوں نہیں روکا۔ حضرت ہارونؑ نے فرمایا کہ میں نے روکا تھا لیکن وہ مجھے قتل کرنے کے درپے ہوگئے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے اپنے لیے اور بھائی کے لیے بخشش و رحمت عطا کرنے کی دعا مانگی۔

رکوع ۱۹ ...... آیات ۱۵۲ تا ۱۵۷

اللہ کی رحمتِ خاص اتباعِ نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوگی

انیسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ جن لوگوں نے بچھڑے کی مورت کو معبود بنایا ہے، اُنہیں دنیا

میں اللہ کے غضب اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔البتہ جولوگ توبہ کرلیں گے تو اللہ اپنی رحمت سے اُنہیں معاف فرما دے گا۔پھر اللہ کی رحمتِ خاص اُنہیں حاصل ہوگی جو آخری نبی ﷺ کی اتباع کریں گے۔وہ نبی ﷺ نیکی کا حکم دیں گے، برائی سے روکیں گے، پاکیزہ چیزوں کوحلال کریں گے،خبیث چیزوں کوحرام ٹھہرائیں گےاورلوگوں کی گردنوں سے بے جا رسومات، بدعات اوراوہام کے بوجھ ہٹادیں گے۔جولوگ بھی اُس نبی ﷺ پرایمان لائیں گے، اُن کا ادب واحترام کریں گے، دعوتِ دین اور غلبۂ دین کے مشن میں اُن کا ساتھ دیں گےاوراُن پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ حکیم کی پیروی کریں گے، وہی ابدی کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔اللہ ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی اتباع کی توفیق عطافرمائے۔آمین!

رکوع ۲۰ ...... آیات ۱۵۸ تا ۱۶۲

نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں

بیسویں رکوع میں اعلان کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ تمام انسانوں کی طرف اللہ کے رسول ہیں۔ تمام انسانوں کوحکم دیا گیاوہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں اورآپ ﷺ کی اتباع یعنی پیروی کریں۔ایسا کرنے والوں کو ہی ہدایت ملے گی۔اِس رکوع میں بنی اسرائیل کوعطا کیے گئے انعامات،اُن کی ناشکری اورپھر برے انجام کابھی ذکرہے۔

رکوع ۲۱ ...... آیات ۱۶۳ تا ۱۷۱

عذابِ الٰہی سے وہی بچتے ہیں جو برائی سے روکتے ہیں

اکیسویں رکوع میں اصحابِ سبت کا واقعہ بیان کیا گیا۔اصحابِ سبت وہ تھے جنہوں نے سبت یعنی ہفتہ کے دن کے ضابطہ کی خلاف ورزی کی تھی۔اللہ نے یہود کوحکم دیا کہ سبت کا پورا دن میری عبادت اور ذکر میں بسر کرنا۔یہود کے ایک قبیلے کی گزربسر کا ذریعہ مچھلیوں کا شکار تھا۔اُس قبیلہ کا ایک گروہ سبت کے دن دریا کے کنارے گڑھے کھودتا تھا اور دریا سے گڑھوں تک پانی کے راستے بناتا تھا۔یوں پانی اوراُس کے ساتھ مچھلیاں گڑھوں میں آجاتی تھیں۔اتوار کو وہ مچھلیاں پکڑ لیتا تھا۔بظاہر تو اُس گروہ نے سبت کے دن نہ مچھلی پکڑی اور نہ بیچی لیکن درحقیقت حیلہ کے ذریعہ

مچھلیاں جمع کرتا رہا اور اُس روز اللہ کی عبادت اور ذکر سے محروم رہا۔ ایک دوسرا گروہ تھا جو پہلے گروہ کو اِس حیلہ سازی سے روکتا تھا۔ ایک تیسرا گروہ بھی تھا جو نہ حیلہ کرتا تھا اور نہ ہی حیلہ کرنے والوں کو روکتا تھا۔ یہ تیسرا گروہ دوسرے گروہ سے کہتا تھا حیلہ کرنے والوں کو برائی سے مت روکو، اِس سے بستی میں ایک جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ خود ہی اِن نافرمانوں کو سزا دے دے گا۔ دوسرا گروہ کہتا تھا کہ نہیں! ہمیں اللہ کے سامنے حاضر ہو کر جواب دہی کرنی ہے۔ ہم اُس وقت کہہ سکیں گے کہ اے اللہ! آپ کی نافرمانی پر ہم چین سے نہیں بیٹھے تھے۔ پھر ممکن ہے کہ شاید کسی وقت ہماری تبلیغ اثر کر جائے اور نافرمانی کرنے والے باز آ جائیں۔

جب حیلہ کرنے والے باز نہ آئے تو اللہ کی طرف سے اُن پر عذاب آیا۔ اللہ نے صرف اُن لوگوں کو بچایا جو برائی سے روکتے تھے۔ جو غلط کام نہیں کر رہے تھے لیکن برائی سے روکتے بھی نہیں تھے وہ بھی عذاب کی لپیٹ میں آ گئے۔ اِس لیے کہ برائی سے نہ روکنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اِس کے بعد جب حیلہ کرنے والے حد سے گزرنے لگے اور اُنہوں نے عذاب سے بھی کوئی سبق نہ سیکھا تو اللہ نے اُن کی صورتوں کو مسخ کر کے اُنہیں بندر بنا دیا۔

رکوع ۲۲ ...... آیات ۱۷۲ تا ۱۸۱

انسان کب جانور بن جاتا ہے؟

بائیسویں رکوع میں عہدِ الست کا ذکر ہے۔ اِس سے مراد وہ عہد ہے جو تمام انسانوں کی روحوں سے لیا گیا۔ اُن سب سے اللہ نے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے اقرار کیا کہ اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ الحمد للہ! اِس عہد کی وجہ سے توحید کی معرفت ہمارے باطن میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ اِس عہد سے غفلت انسان کو شرفِ انسانیت سے محروم کر دیتی ہے۔

بطورِ مثال بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جسے اللہ نے کرامات دی تھیں لیکن وہ شخص شیطان کی پیروی کرنے لگا اور رفتہ رفتہ اللہ کی فرمانبرداری سے محروم ہو گیا۔ خواہشاتِ نفس کی لالچ میں وہ اُس انتہا کو پہنچا کہ اُسے کتے سے تشبیہ دی گئی۔ آگاہ کیا گیا یہ مثال ہر اُس قوم کی ہے جو اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہوئے دنیاداری میں کھو جاتی ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت

فرمائے ، اِس لیے کہ انسان کسی وقت بھی خواہشات کے زیر اثر یا شیطان کے حملوں کی وجہ سے گمراہ ہوسکتا ہے۔ اِس رکوع میں ایک بڑی ہلا دینے والی آیت بھی ہے ۔اللہ نے فرمایا کہ انسانوں اور جنوں کی اکثریت جہنم میں جائے گی ۔ اِس لیے کہ اُن کے دل ہیں لیکن اِن سے وہ غور وفکر نہیں کرتے ،آنکھیں ہیں لیکن اِن سے عبرت کا دیکھنا نہیں دیکھتے ،کان ہیں لیکن اِن سے سن کر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے ۔ یہ لوگ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں، اِس لیے کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

رکوع ۲۳ ...... آیات ۱۸۲ تا ۱۸۸

نبی اکرم ﷺ کا عاجزانہ اعلان

تیئسویں رکوع میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی کہ وہ یہ عاجزانہ اعلان کردیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ قیامت کب آئے گی؟ مجھے تو اپنے بارے میں بھی کسی نفع اور نقصان کا علم نہیں ۔کل غیب کا علم صرف اللہ ہی جانتا ہے ۔اگر مجھے غیب کی باتیں پتہ ہوتیں تو میں بہت سارے خیر سمیٹ لیتا اور مجھے کوئی بھی شر نہ پہنچتا۔ میں تو نیکیوں پر بشارت دینے والا اور برائیوں پر عذاب سے خبردار کرنے والا ہوں۔

رکوع ۲۴ ...... آیات ۱۸۹ تا ۲۰۶

اللہ کی طرف سے اہم ہدایات

چوبیسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ جن معبودوں کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے وہ تمہاری طرح کی لاچار مخلوق ہیں۔ وہ کسی کی کیا مدد کریں گے بلکہ اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے ۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ مشرکین کی باتوں پر صبر کیجیے اور اُن کی برائی کا جواب اچھائی سے دیجیے ۔رکوع کے آخر میں حکم دیا گیا کہ جب بھی قرآن سنانے کے لیے پڑھا جائے تو اُسے بہت غور سے سنو۔ اللہ کا ذکر کرتے رہو اور ہرگز اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو۔ آدابِ ذکر یہ ہیں کہ ذکر کیا جائے جی ہی جی میں یعنی بغیر آواز کو بلند کرتے ہوئے اور گڑگڑاتے ہوئے یعنی پوری رقت کے ساتھ۔

سورۃ الانفال

جنگ بدر کے حالات پر تبصرہ

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

بندہ ٔمومن کا باطنی کردار

پہلے رکوع میں اللہ نے بندہ ٔمومن کا باطنی کردار واضح فرمایا ہے۔ مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ جب اُن کے سامنے اللہ کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ آیات اُن کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ وہ اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ نماز قائم کر کے اللہ سے لو لگاتے ہیں۔ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اُس کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ ایسے کردار والے پکے مومن ہیں۔ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بخشش، رزقِ کریم اور بلند درجوں کی بشارت ہے۔ اِس کے بعد اِسی رکوع سے غزوۂ بدر پر تبصرہ شروع ہو جاتا ہے۔ بدر سے قبل نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو اطلاع دی کہ ایک طرف سے قریش کا تجارتی قافلہ آرہا ہے جس کے ساتھ صرف ۵۰ محافظ ہیں۔ دوسری طرف سے قریش کا کیل کانٹے سے لیس لشکر آرہا ہے۔ اللہ تمہیں کسی ایک پر فتح دے گا، بتاؤ تم کس کی طرف جانا چاہتے ہو؟ عام مسلمان چاہتے تھے کہ تجارتی قافلے کی طرف جائیں کیونکہ اُس سے مقابلہ آسان تھا۔ اللہ چاہتا تھا کہ مقابلہ لشکر کے ساتھ کیا جائے اور اُسے شکست دے کر ثابت کیا جائے کہ اہمیت وسائل کی نہیں اللہ کی مدد کی ہے۔ اِس طرح سے حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا بھی واضح ہو جائے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۹

میدانِ بدر میں اللہ کی مدد

دوسرے رکوع میں مسلمانوں کو میدانِ بدر میں عطا کی جانے والی نصرت کا ذکر ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے نازل فرمائے۔ اِس مدد کی وجہ سے مسلمانوں نے قلتِ اسباب کے باوجود کفار کو ذلت آمیز شکست دی۔ اِسی رکوع میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ کفار سے جنگ کی صورت میں ہرگز پیٹھ نہ دکھائیں۔ جس نے بغیر کسی جنگی تدبیر کے پیٹھ دکھائی تو

پھر اُس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۲۸

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو

تیسرے رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو یعنی اُن کے ہر حکم پر عمل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تمہارے دلوں پر مہر کر دے اور اِس کے بعد تم ہر قسم کی نیکی سے محروم ہو جاؤ۔ اِس رکوع میں یہ نصیحت بھی کی گئی کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت نہ کی جائے۔ تمہاری جان اور مال اللہ کی امانت ہے۔ اِس امانت کو اللہ کی مرضی کے مطابق لگاؤ۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۹ تا ۳۷

اللہ متقیوں کو سرخرو کرتا ہے

چوتھے رکوع میں مسلمانوں کو بشارت دی گئی کہ اگر تم تقویٰ کی روش پر کاربند رہو گے تو اللہ تمہیں حق و باطل کے معرکے میں کامیابی عطا کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ مشرکینِ مکہ اِس وقت حق کا راستہ روکنے کے لیے خوب مال خرچ کر رہے ہیں۔ یہ مال خرچ کرنا عنقریب اُن کے لیے حسرت بن جائے گا۔ وہ دنیا میں ذلیل ہوں گے اور روزِ قیامت ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

دسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

قرآنِ مجید کے دسویں پارے میں سورۂ انفال کے آخری ۶ رکوع ہیں یعنی رکوع ۵ تا رکوع ۱۰ اور سورۂ توبہ کے ابتدائی ۱۱ رکوع شامل ہیں۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۸ تا ۴۴

ایسا دور فتنہ کا ہے جس میں دین غالب نہ ہو

سورۂ انفال کے پانچویں رکوع میں حکم دیا گیا:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

’’اور اُن سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ کے لیے ہو جائے‘‘۔

ایسا معاشرہ فتنہ سے دوچار ہے جس میں اللہ کے احکامات کا نفاذ نہیں۔ اِس فتنے کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اِسی لیے حکم دیا گیا کہ بدر کے میدان سے کفار کے ساتھ جو جنگ شروع ہوئی ہے وہ جاری رہنی چاہیے یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب ہو جائے اور اُس کے احکامات کا نفاذ ہو جائے۔ اللہ ہمیں بھی اپنے معاشروں میں دین کو غالب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۶ ...... آیات ۴۵ تا ۴۸

فتح اسباب سے نہیں، اللہ کی مدد سے حاصل ہوگی

چھٹے رکوع میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ جب بھی کفار کے ساتھ جنگ میں تمہارا سامنا ہو تو ڈٹ کر اُن کا مقابلہ کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ اچھی طرح جان لو کہ فتح اسباب، ہتھیاروں اور تمہاری محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی مدد سے حاصل ہوگی۔ مزید نصیحت کی گئی کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو بھی تمہارے ذمہ دار ہیں اُن سے مت جھگڑو۔ نظم کی پابندی کرو۔ اگر نظم کی پابندی نہیں کرو گے تو تم ڈھیلے پڑ جاؤ گے اور تمہارا رعب لوگوں پر ختم ہو جائے گا۔

رکوع ۷ ...... آیات ۴۹ تا ۵۸

دین کے تقاضوں سے پسپائی کی سزا

ساتویں رکوع میں منافقین کا یہ قول نقل کیا گیا کہ اہل ایمان کو اُن کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ یہ کیسے نادان ہیں کہ بدر کے میدان میں تین گنا بڑے لشکر سے ٹکرا گئے! جواب دیا گیا کہ اصل اہمیت اللہ پر بھروسہ کی ہے۔ اہلِ ایمان نے اللہ پر بھروسہ کیا، اللہ نے اُن کی مدد کی اور اُنہیں شاندار فتح سے نوازا۔ منافقین موت کے ڈر سے میدانِ جنگ میں نہیں آتے لیکن جب

بستر پر بھی اُنہیں موت آئے گی تو فرشتے اُن کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگائیں گے۔اُن سے کہیں گے کہ اپنی بزدلی، دنیاداری، دین کے تقاضوں سے پسپائی کا مزہ چکھو۔

رکوع۸ ...... آیات ۵۹ تا ۶۴

بھرپور جنگی تیاری کرو لیکن بھروسہ اللہ پر رکھو

آٹھویں رکوع میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ کافروں کے مقابلہ میں امکانی حد تک پوری تیاری کرو۔ زیادہ سے زیادہ قوت اور اسلحہ فراہم کرنے کی کوشش کرو۔ اِس مقصد کے لیے اپنا مال خرچ کرو۔ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا اُس کا بھرپور اجر دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی ظلم اور ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ البتہ بھروسہ جنگی تیاریوں پر نہیں، اللہ پر کیا جائے۔ کامیابی ہماری تیاری سے نہیں بلکہ اللہ کی نصرت سے حاصل ہوگی۔

رکوع۹ ...... آیات ۶۵ تا ۶۹

ایک نازک مضمون

نویں رکوع میں ایک نازک مضمون کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بدر میں قید کیے گئے کفار کو فدیہ لے کر چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اِس پر اللہ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ ابھی تو ضروری تھا کہ کفار کی کمر توڑنے کے لیے اُنہیں قتل کیا جاتا۔ چونکہ آپ ﷺ کا فیصلہ اپنے مزاج کی فطری نرمی کی وجہ سے تھا لہٰذا اللہ نے آپ ﷺ سے درگزر فرمایا۔ اعلان کر دیا گیا کہ جو بھی فدیہ قیدیوں سے وصول کیا گیا ہے، وہ مالِ غنیمت کی طرح ہے اور اُس سے استفادہ جائز ہے۔

رکوع۱۰ ...... آیات ۷۰ تا ۷۵

بندۂ مومن کا خارجی کردار

دسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ حقیقی مومن وہ سعادت مند ہیں جنہوں نے ایمان لانے کے بعد ہجرت کی اور مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اِسی طرح وہ انصارِ مدینہ جنہوں نے مہاجرین کو ٹھکانا دیا اور اُن کی مدد کی۔ اِن سب مومنوں کو ایک دوسرے سے خوب محبت کرنی چاہیے اور ایک دوسرے کے لیے ایثار کرنا چاہیے۔ اِس کے برعکس کفار کے لیے دل میں کوئی نرم

گوشہ نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو باطل کے خلاف بھرپور وار نہ لگایا جا سکے گا اور زمین میں فساد برپا رہے گا، بقول جگر مرادآبادی ؎

میں زخم بھی کھاتا جاتا ہوں ، قاتل سے بھی کہتا جاتا ہوں

توہین ہے دست و بازو کی ، وہ وار کہ جو بھرپور نہیں

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے اُن کی مدینہ میں نصرت کی، یہ سب کے سب پکے مومن ہیں۔ اُن کے لیے بخشش بھی ہے اور عزت والا اَجر بھی۔ اللہ ہمیں بھی یہ صفات عطا فرمائے اور پکے مومنوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

سورۃ التوبہ

حق کے دشمنوں کے لیے رسوائی کا اعلان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۶

مشرکینِ عرب کے لیے رسواکن اعلان

سورۂ توبہ کے پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ مشرکینِ عرب پر رسول اللہ ﷺ نے حجت پوری کر دی ہے۔ اُن کے درمیان رہ کر ایک اعلیٰ سیرت وکردار کا نقشہ پیش کیا، اُن کی زبان میں تبلیغ کی، اُن تک اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا اور دینِ حق غالب کر کے اُس کی برکات بھی دکھادیں۔ اب بھی اگر یہ مشرکین ایمان نہیں لاتے تو اُن کے پاس کوئی جواز نہیں کہ اسلامی حدود میں رہیں۔ ایک معینہ مدت میں اسلامی حدود سے نکل جائیں۔ جو مشرکین یہ چاہیں کہ اُن پر دینِ اسلام کا پیغام واضح کیا جائے تو حکم دیا گیا کہ اُن کی خواہش پوری کرو۔ اُنہیں اللہ کا کلام سناؤ اور پھر اُن کی محفوظ جگہ پر پہنچا دو تاکہ وہ فیصلہ کر لیں کہ حق کو قبول کرنا ہے یا اسلامی ریاست کی حدود سے باہر نکلنا ہے۔ اگر وہ نہ نکلیں یا اسلام قبول نہ کریں تو پھر قتل کر دیے جائیں۔ یہ حکم صرف اُن مشرکینِ عرب کے لیے تھا جن کے سامنے نبی اکرم ﷺ نے بنفسِ نفیس دعوتِ دین پیش کی۔

رکوع ۲ ...... آیات ۷ تا ۱۶

حق اور باطل کے درمیان سمجھوتا نہیں ہوسکتا

دوسرا رکوع فتح مکہ سے قبل نازل کیا گیا۔ جب قریش نے صلحِ حدیبیہ توڑ دی تو آپ ﷺ نے مکہ کی طرف لشکرکشی کا فیصلہ فرمایا۔ اِس موقع پر چند لوگوں کا خیال تھا کہ مشرکینِ مکہ کے ساتھ صلح حدیبیہ کو پھر سے قائم کر لینا چاہیے۔ صلح بہتر ہوتی ہے۔ ویسے بھی مکہ والے مہاجر صحابہؓ کے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں کے حقوق کا تقاضا ہے کہ اُن سے جنگ نہ کی جائے۔ اللہ نے فرمایا کہ حق اور باطل کے درمیان کبھی بھی صلح نہیں ہوسکتی۔ جب کفر کو کچلنے کے لیے مطلوبہ قوت میسر نہ تھی تو مجبوراً صلح کی گئی تھی۔ اب جبکہ کفار نے صلح توڑ دی ہے تو ہرگز صلح کی تجدید نہیں کی جائے گی۔ اب اتنی قوت ہے کہ مکہ کو کفر اور شرک کی گندگی سے پاک کر دیا جائے۔ اے مسلمانو! تمہیں تو اُن کے رشتہ دار ہونے کا خیال ہے لیکن وہ تم سے رشتہ داری کا لحاظ نہیں کرتے۔ اُن کے خلاف جنگ کرو، اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ کیا تم نے یہ سمجھا کہ تم روزِ قیامت چھوڑ دیے جاؤ گے، حالانکہ اللہ نے ظاہر نہیں کیا کہ تم میں سے کون لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور کون ہیں وہ جو اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کسی اور کو اپنا ہم راز اور قلبی دوست نہیں بناتے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۱۷ تا ۲۴

نیکی کے جزوی تصور کی زوردار نفی

تیسرے رکوع میں نیکی کے جزوی تصور کی زوردار نفی کی گئی۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ مکہ والے حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں، خانہ کعبہ کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہیں اور حج کے انتظامات کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ رعایت کی جائے۔ اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مکہ والے کفر اور شرک جیسے بڑے جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں لہٰذا اُن کی جزوی نیکیوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اللہ کے نزدیک اہمیت جزوی نیکی کی نہیں بلکہ ایمان لانے، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے اور مال و جان سے جہاد کرنے کی ہے۔ مزید فرمایا کہ اگر تمہیں تمہارے باپ دادا،

تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو بڑی محنت سے کماتے ہو، وہ تجارت کہ جس میں تمہیں ہر وقت خسارہ کا ڈر لگا رہتا ہے اور وہ گھر جو تمہیں بہت محبوب ہیں، اگر اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور اُس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو پھر جاؤ اور جا کر اپنی موت کا انتظار کرو۔ تم اللہ کی نگاہ میں فاسق ہو اور اللہ ایسے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۵ تا ۲۹

اسلامی ریاست میں کفار کی حیثیت

چوتھے رکوع میں غزوۂ حنین کا ذکر ہے۔ اِس موقع پر مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ آج ہماری تعداد بہت زیادہ ہے، آج ہمیں کون شکست دے سکتا ہے؟ اسباب پر ناز کیا تو اللہ نے ابتدا ہی میں قدم اکھاڑ دیے۔ تب اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ سے بخشش اور مدد کا سوال کیا۔ اللہ نے مدد کے لیے فرشتے بھیجے اور پھر فتح حاصل ہوئی۔ اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ مشرکین نجس ہیں۔ اُن کو حدودِ حرم میں داخل ہونے کی اجازت مت دو۔ اگر تمہیں مالی تنگ دستی کا اندیشہ ہے تو اللہ عنقریب تمہیں غنی کر دے گا۔ مزید فرمایا کہ اہلِ کتاب سے بھی جنگ کرو۔ یہاں تک کہ وہ چھوٹا بن کر رہنے اور اپنے ہاتھ سے جزیہ دینے کو قبول کرلیں۔ یہ ہے اسلامی ریاست میں کفار کی حیثیت۔

رکوع ۵ ...... آیات ۳۰ تا ۳۷

نبی اکرم ﷺ دنیا میں کیوں بھیجے گئے؟

پانچویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ دنیا میں کیوں بھیجے گئے؟ ارشاد ہوا:

هُوَ الَّذِىٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ

”وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو کامل ہدایت اور نظامِ حق کے ساتھ تا کہ وہ اُسے کل کے کل نظامِ زندگی پر غالب کر دیں“۔

نبی اکرم ﷺ کا مقصد تھا دنیا میں ظلم واستحصال کا خاتمہ اور عدل کا قیام۔ اللہ ہمیں بھی اِسی مقصد کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں ، میں اسی لیے نماز

اس رکوع میں مزید فرمایا کہ دنیا میں کثرت ایسے علماءِ سوء اور دنیادار صوفیوں کی ہوتی ہے جو ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اللہ ہمیں اُن کے شر سے محفوظ فرمائے اور علماءِ حق کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع۶ ...... آیات ۳۸ تا ۴۲

راہِ حق میں نکلو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے

چھٹے رکوع سے غزوۂ تبوک کا تذکرہ شروع ہوتا ہے۔ یہ مشکل ترین غزوہ تھا۔ وقت کی ایک سپر پاور سلطنتِ روم سے ٹکراؤ تھا جس کی فوج لاکھوں کی تعداد میں تھی۔ سفر تقریباً چھ سو میل طویل تھا۔ گرمی پوری شدت پر تھی۔ سواریوں اور خوراک کی قلت کا سامنا تھا۔ اِس موقع پر منافقین کے نفاق کا پردہ بالکل ہی چاک ہو گیا وروہ راہِ حق میں نکلنے سے گریز کرنے لگے۔ اللہ نے حکم دیا کہ راہِ حق میں نکلو یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ تمہیں عذاب دے گا۔ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو حق کی خدمت کی سعادت دے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔

رکوع۷ ...... آیات ۴۳ تا ۵۹

راہِ حق میں جیت ہی جیت ہے

ساتویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ راہِ حق میں جہاد سے انکار وہی کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے تو راہِ حق میں جان اور مال کی بازیاں لگانے کے لیے بے چین ہوتے ہیں۔ اہلِ ایمان کو تسلی دی گئی کہ اگر منافقین تمہارے ساتھ نکلتے تو انتشار اور فتنے پیدا کرتے۔ جب تمہیں کوئی کامیابی ملتی ہے تو اُنہیں دکھ ہوتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اُنہیں بتا دو کہ ہمیں وہی کچھ پہنچتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔ ہم اللہ کے ہر فیصلے پر راضی ہیں۔ ہمیں تو ہر صورت میں کامیابی ہی کامیابی ملے گی۔ اگر ہم فاتح ہو کر لوٹے تو بھی کامیاب ہیں اور اگر شہید ہو گئے تو یہ زیادہ بڑی کامیابی ہے۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

رکوع ۸ ...... آیات ۶۰ تا ۶۶

گستاخِ رسول ﷺ کو بدترین عذاب دیا جائے گا

آٹھویں رکوع میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے۔ منافقین کی مذمت کی گئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نرے کان ہی کان ہیں۔ اِن میں فہم کی صلاحیت ہے ہی نہیں۔ ہمارے ہر جھوٹے عذر کو قبول کر لیتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ فہم و فراست کے بلند ترین مقام کے حامل ہیں۔ اُن کی مروّت ہے کہ جھوٹے عذر سنتے ہیں لیکن کسی کو شرمندہ نہیں کرتے اور ہر عذر قبول کر لیتے ہیں۔ البتہ اگر یہ منافقین اپنی گستاخیوں سے باز نہ آئے تو عنقریب بدترین عذاب سے دوچار ہوں گے۔

رکوع ۹ ...... آیات ۶۷ تا ۷۲

برائی پھیلانے اور نیکی سے روکنے والے منافق ہیں

نویں رکوع میں فرمایا کہ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔ برائیاں پھیلاتے اور نیکیوں سے روکتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے۔ اللہ نے اُن پر لعنت کی اور روزِ قیامت اُن کا حشر کفار کے ساتھ ہوگا۔ وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔ آج ہماری اکثریت کا معاملہ بھی یہی کہ وہ برائیاں عام کر رہی ہے اور نیکیوں کے لیے رکاوٹ بن رہی ہے۔ اللہ ہمیں اِس منافقانہ روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ وہ نیکیوں کو پھیلاتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ عنقریب اُنہیں جنت میں ابدی گھر عطا کرے گا۔ وہاں اُن کے لیے پاکیزہ جوڑے ہوں گے۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُنہیں اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔ یہی ہے شاندار کامیابی۔ اللہ ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع۱۰ ...... آیات۷۳ تا ۸۰

اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی انسان کو منافق بنا دیتی ہے

دسویں رکوع میں اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کی سزا کا بیان ہے۔ کچھ لوگوں نے وعدہ کیا کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم صدقہ وخیرات کریں گے اور پاکیزہ زندگی بسر کریں گے۔ جب اللہ نے اُنہیں اپنے فضل میں سے عطا کیا تو وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔ اللہ نے اُنہیں بطورِ سزا منافق بنا دیا۔ ہم نے بھی اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر ہمیں پاکستان کی صورت میں علیحدہ ملک عطا ہوا تو ہم اِس ملک میں اللہ کے دین کا بول بالا کریں گے۔ ہم نے یہ وعدہ پورا نہیں کیا لہٰذا منافقت ہمارے کردار میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا اور لڑائی جھگڑے میں آپے سے باہر ہو جانا ہی ہمارا کردار ہے۔ ایک حدیثِ مبارکہ کے مطابق کردار کی یہ برائیاں ہی منافق کی نشانیاں ہیں۔ اللہ ہمیں اپنے دین کا بول بالا کرنے کے لیے مال اور جان سے محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع۱۱ ...... آیات۸۱ تا ۸۹

جہنم کی آگ گرمی سے زیادہ سخت ہے

گیارہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ منافقین غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے اور وہ گھروں میں رہ کر بہت خوش ہو رہے ہیں۔ وہ دوسروں کو بھی روکتے رہے کہ دیکھو شدید گرمی ہے مت نکلنا۔ اے نبی ﷺ اِن سے کہیے کہ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا...... جہنم کی آگ گرمی سے زیادہ سخت ہے۔ تمہیں خوش ہونے کے بجائے رونا چاہیے۔ اب تم ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ جہاد پر نکلنے کی سعادت سے محروم ہو چکے ہو۔ غزوۂ تبوک دراصل آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا آخری غزوہ تھا۔ رکوع کے آخر میں بشارت دی گئی کہ ایسے مومن ہی کامیاب ہونے والے ہیں جو آپ ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلے اور مال وجان سے جہاد کرتے رہے۔ اُن کے لیے ایسے باغات آراستہ کیے گئے ہیں کہ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ یہی عظیم کامیابی ہے۔ اللہ ہمیں اِن مومنین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسلام اور موسیقی

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ (بخاری)

''میری امت میں ایسے بھی ہوں گے جو حلال کرلیں گے زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی (میوزک) کو''۔

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى أُمَّتِي الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ (مسند احمد)

''بے شک اللہ نے حرام کیا ہے میری امت پر شراب، جوئے، ساز، طبلے اور باجے کو''۔

سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ، وَقَذْفٌ، وَمَسْخٌ، قِيلَ: وَمَتَى ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ، وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ (المعجم الکبیر)

آخری زمانے میں زلزلے آئیں گے، پتھروں کی بارش ہوگی اور صورتیں مسخ کردی جائیں گی۔ پوچھا گیا کہ ایسا کب ہوگا؟ فرمایا کہ جب موسیقی کے آلات اور گانے والیاں عام ہوجائیں اور شراب حلال کرلی جائے''۔

الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ (مسلم)

''گھنٹی شیطان کے سازوں میں سے ہے''۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ بنادے قرآن کو

رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَ صُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَهَابَ هُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا